



۱۱۔ ایک خط

پنڈت جواہر لال نہرو

پہلی بات : ادب میں خطوط کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ مشہور لوگوں کے خطوط سے نہ صرف ان کی نجی زندگی کا پتا چلتا ہے بلکہ اس دور کے حالات سے بھی واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ اندرا گاندھی پنڈت جواہر لال نہرو کی چھٹی بیٹی تھیں۔ وہ بچپن میں مسوری کے ایک بورڈنگ اسکول میں زیر تعلیم تھیں۔ اُس دوران پنڈت نہرو نے انھیں مختلف موقعوں پر کئی خطوط لکھے جو آگے چل کر "Letters from a Father to his Daughter" کے نام سے شائع ہوئے۔ یہ خط انھی میں سے ایک ہے جس میں انھوں نے اپنی بیٹی کو اس کی سالگرہ کے موقع پر نیک خواہشات پیش کی ہیں۔

جان پہچان : پنڈت جواہر لال نہرو ۱۴ نومبر ۱۸۸۹ء کو الہ آباد میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ٹرینیٹی کالج، کیمبرج (انگلستان) سے گریجویشن کیا اور انر ٹیمپل سے بیرٹری کی ڈگری حاصل کی۔ ہندوستان لوٹنے کے بعد وہ انڈین نیشنل کانگریس سے وابستہ ہو گئے اور ملک کی آزادی میں انھوں نے کلیدی کردار ادا کیا۔ وہ آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم بنے۔ "The Discovery of India" ان کی مشہور کتاب ہے اور "Towards Freedom" ان کی سوانح ہے۔ ۲۷ مئی ۱۹۶۴ء کو ان کا انتقال ہوا۔

نئی سینٹرل جیل، الہ آباد،

26 اکتوبر 1930-

پیاری بیٹی!

تمہیں اپنی سالگرہ کے موقع پر تحفے اور نیک خواہشات ملتی ہی رہی ہیں۔ نیک خواہشات کی تو اب بھی کوئی کمی نہیں لیکن میں جیل سے تمہارے لیے کیا تحفہ بھیج سکتا ہوں؟ نیک خواہشات کا تعلق تو دل سے ہے، جیسے کوئی پری تمہیں یہ سب کچھ دے رہی ہو۔ یہ وہ چیزیں ہیں جنہیں جیل کی اونچی دیواریں بھی نہیں روک سکتیں۔

تم خوب جانتی ہو کہ مجھے نصیحت کرنے سے کتنی نفرت ہے۔ جب کبھی میرا جی چاہتا ہے کہ نصیحت کروں تو ہمیشہ اُس 'عقل مند' کی کہانی یاد آ جاتی ہے جو میں نے کبھی پڑھی تھی۔ شاید ایک دن تم بھی وہ کتاب پڑھو جس میں یہ کہانی بیان کی گئی ہے:

کوئی تیرہ سو برس گزرے کہ ملک چین سے ایک سیاح علم و دانش کی تلاش میں ہندوستان آیا۔ اس کا نام ہیون سانگ تھا۔ وہ شمال کے پہاڑ اور ریگستان طے کرتا ہوا یہاں پہنچا۔ اُسے علم کا اتنا شوق تھا کہ راستے میں اس نے سیکڑوں مصیبتیں اٹھائیں اور ہزاروں خطروں کا مقابلہ کیا۔ وہ ہندوستان میں بہت دن رہا۔ خود سیکھتا تھا اور دوسروں کو سکھاتا تھا۔ اس کا زیادہ تر

وقت نالندہ وِ دیا پیٹھ میں گزرا جو شہر پاٹلی پتر کے قریب واقع تھی۔ اس شہر کو اب پٹنہ کہتے ہیں۔

ہیون سانگ پڑھ لکھ کر بہت قابل ہو گیا حتیٰ کہ اُس کو فاضلِ قانون کا خطاب دیا گیا۔ پھر اُس نے سارے ہندوستان کا سفر کیا۔ اس عظیم الشان ملک کے باشندوں کو دیکھا بھالا اور اُن کے بارے میں پوری معلومات حاصل کیں۔ اس کے بعد اس نے اپنا سفر نامہ لکھا۔ اس کتاب میں وہ کہانی بھی شامل ہے جو اس وقت مجھے یاد آئی۔

یہ ایک شخص کا قصہ ہے جو جنوبی ہند سے شہر 'کرنا سونا' میں آیا۔ یہ شہر صوبہ بہار، بھاگل پور کے آس پاس کہیں تھا۔ ہیون سانگ نے سفر نامے میں لکھا ہے کہ ایک شخص اپنے پیٹ کے چاروں طرف تانبے کی تختیاں باندھے رہتا تھا۔ سر پر ایک جلتی ہوئی مشعل رکھتا تھا۔ ہاتھ میں ڈنڈا لیے ہوئے اس عجیب و غریب انداز میں بڑی شان سے ادھر ادھر گھومتا پھرتا تھا۔ جب کوئی اس سے پوچھتا کہ آخر آپ نے یہ کیا صورت بنا رکھی ہے؟ تو وہ جواب دیتا کہ ”میرے اندر بے حساب علم بھرا ہوا ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں میرا پیٹ نہ پھٹ جائے اس لیے میں نے اپنے پیٹ پر تانبے کی تختیاں باندھ رکھی ہیں۔ اور چوں کہ تم سب لوگ جہالت کے اندھیرے میں رہتے ہو، مجھے تم پر ترس آتا ہے اس لیے میں ہر وقت اپنے سر پر مشعل لیے پھرتا ہوں۔“

ہاں، تو مجھے ایسا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ بہت زیادہ علم و حکمت سے پھٹ جاؤں، اس لیے مجھے اپنے پیٹ پر تانبے کی تختیاں باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور یہ بھی جانتا ہوں کہ میری عقل میرے پیٹ میں نہیں ہے بلکہ جہاں کہیں بھی ہو اس میں اتنی گنجائش ہے کہ بہت کچھ اور سما سکے۔ اور جب میری عقل محدود ہے تو میں کیسے ایک عقل مند آدمی بن کر دوسروں کو مشورہ دوں اسی لیے میں یہ جاننے کی کوشش کرتا ہوں کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط، کیا کرنا چاہیے اور کیا نہ کرنا چاہیے۔ اس بحث مباحثے سے کبھی کبھی کوئی سچائی نکل آتی ہے۔

اس لیے میں نصیحت نہیں کروں گا۔ پھر کیا کروں؟ خط باتوں کی جگہ نہیں لے سکتا کیونکہ یہ یک طرفہ ہوتا ہے اس لیے میں اگر کوئی بات کہوں اور وہ تم کو نصیحت لگے تو اسے کڑوی گولی سمجھ کر مت نگلو۔ بس یہ سمجھو کہ میں تم کو مشورہ دے رہا ہوں اور گویا ہم تم آمنے سامنے بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔

میں نے تم کو لمبا سا خط لکھ ڈالا۔ ابھی بہت سی باتیں باقی ہیں۔ اتنی باتیں اس خط میں کیسے آ سکتی ہیں! تم بڑی خوش قسمت ہو کہ اپنے ملک کی آزادی کی جدوجہد کو دیکھ رہی ہو۔ تم اس لحاظ سے بھی خوش قسمت ہو کہ ایک بہادر عورت تمہاری ماں ہے۔ اگر تم کو کبھی کسی بات میں شبہ ہو یا تمہیں کوئی پریشانی ہو تو تم کو اپنی ماں سے بہتر ساتھی نہیں مل سکتا۔

خدا حافظ بڑی!... میری دعا ہے کہ تم ایک دن بہادر سپاہی بنو اور ہندوستان کی خدمت کرو۔

محبت اور نیک خواہشات کے ساتھ

جواہر لال

معانی و اشارات

Wisdom	عقل مندی، دانش مندی	- علم و حکمت
Capacity	سمائی، جگہ	- گنجائش
Limited	حد کے اندر، تنگ	- محدود
Discussion	بحث و تکرار	- بحث مباحثہ
Struggle	سخت کوشش	- جدوجہد

Wisdome	عقل، سمجھ	- دانش
An old university near Patliputra (Patna)	پرانے زمانے کی ایک یونیورسٹی جو پاٹلی پتر (پٹنہ) کے قریب تھی	- نالندہ وڈیا پیٹھ
Law expert	قانون جاننے والا	- فاضل قانون

مشقی سرگرمیاں

عقل
کوشش
مشورہ
خوش قسمت
دعا

- ❖ نصیحت سے متعلق پنڈت نہرو کے جملے خط سے نقل کیجیے۔
- ❖ شہر 'کرنا سونا' کے عجیب و غریب شخص کا علم سے متعلق دعویٰ لکھیے۔
- ❖ خط کی مدد سے نالندہ وڈیا پیٹھ سے متعلق دو جملے تحریر کیجیے۔
- ❖ خط کا مرکزی خیال اپنے لفظوں میں تحریر کیجیے۔
- ❖ پنڈت نہرو کی بیٹی اندرا خوش قسمت ہے کیونکہ ...

۱۔
۲۔
۳۔

- ❖ نیچے دیے ہوئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔
- علم و دانش علم و حکمت صحیح اور غلط

❖ خط پڑھ کر خاکہ مکمل کیجیے۔

نام
پتا
تاریخ

مکتوب نگار

❖ چینی سیاح سے متعلق ذیل کا شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

نام
تلاش
چینی سیاح
مصرفیت
خطاب

❖ جنوبی ہند سے شہر 'کرنا سونا' میں آنے والے عجیب و غریب شخص کا شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

شہر 'کرنا سونا' کا عجیب و غریب شخص

❖ درج ذیل الفاظ سے متعلق 'پنڈت نہرو کے خیالات' خط کی روشنی میں لکھیے۔

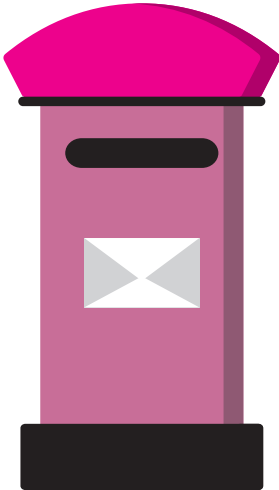
نیک خواہشات

سرگرمی/منصوبہ

- ۱۔ اپنے دوست/سہیلی کو سالگرہ کی مبارکباد کا خط تحریر کیجیے۔
- ۲۔ نیک خواہشات کے لیے پانچ پیغام تحریر کیجیے۔
- ۳۔ یوم اطفال کے موقع پر اسکول میں ہونے والے جلسے میں پنڈت نہرو کی زندگی کے حالات پر تقریر کیجیے۔

سر سید احمد خاں کے قلم سے

”... میری تمام آرزو یہ ہے کہ بلا لحاظ قوم اور مذہب کے تمام انسان آپس میں ایک دوسرے کی بھلائی پر متفق ہوں۔ مذہب سب کا بے شک علیحدہ علیحدہ ہے مگر اس کے لحاظ سے آپس میں کوئی دشمنی کی وجہ نہیں ہے۔ فرض کرو کہ ایک دسترخوان پر مختلف قسم کے کھانے موجود ہیں۔ ان میں کوئی کسی کھانے کو پسند کرتا ہے اور کوئی کسی کو۔ مگر اس اختلاف طبائع کی وجہ سے اس دسترخوان پر بیٹھنے والوں کو باہم کچھ رنج نہیں ہوتا۔ اسی طرح دنیا میں مختلف مذہبوں کی وجہ سے مختلف مذہب والوں میں کوئی وجہ باہمی رنج کی پیدا نہیں ہو سکتی۔ ہر شخص اپنے ایمان کا مختار بلکہ میری رائے میں مجبور ہے۔ اس لیے جس چیز کا یقین اس کے جی میں ہے، اس کو وہ اختیار کرے گا۔ وہ یقین دوسروں کے دل میں اثر نہیں کرتا۔ اچھا ہے تو اس کے لیے اور بُرا ہے تو اس کے لیے۔ لیکن آپس کی محبت میں جو انسانوں کی راحت میں سب سے بڑا جز ہے، اس کے کچھ نقصان نہیں آ سکتا۔“



❖ ’عقل مند‘ مرکب لفظ ہے۔ عقل + مند = عقل مند
’مند‘ لاحقہ (suffix) ہے۔ اس کا استعمال کرتے ہوئے
دو مرکب الفاظ بنائے۔

❖ دیے ہوئے الفاظ کی ضد لکھیے۔
نیک، نفرت، مصیبت، محدود، صحیح

عملی قواعد

فجائیہ جملہ (Exclamatory sentence)

ذیل کے جملوں کو پڑھتے ہوئے ان کے لہجے پر غور کیجیے۔

۱۔ اہا ہا ہا، آخر میں نے تمہیں پکڑ لیا!

۲۔ واللہ! مجھے کس قدر خوشی ہوئی۔

۳۔ خدا حافظ!

۴۔ ہاں، بڑا خراب موسم ہے!

پہلے جملے سے خوشی کا اظہار ہو رہا ہے (اہا ہا ہا)

دوسرے سے خلوص ظاہر ہے (واللہ)

تیسرا فقرہ الوداعی ہے اور چوتھے جملے میں موسم کو خراب کہا گیا ہے۔

بات کرتے وقت کچھ جملوں سے خوشی، دکھ، حیرت یا کسی اور

جذبے کا اظہار بھی ہوتا ہے۔ ایسے جملے کو ’فجائیہ جملہ‘ (exclamatory sentence) کہتے ہیں۔

آہا! آپ کب آئے؟

افسوس! تم وہاں موجود نہیں تھے۔

فجائیہ جملوں میں ’اے، واہ، واہ، ہائے‘ جیسے الفاظ استعمال کیے

جاتے ہیں اور ان کے ساتھ فجائیہ نشان (!) لگایا جاتا ہے۔

ذیل کے جملوں میں مناسب جگہ پر فجائیہ نشان لگا کر بتائیے کہ

ان سے کون سے جذبے کا اظہار ہو رہا ہے۔

۱۔ اے بھائی میری بات سنو

۲۔ اے واہ تم کب آئے

۳۔ ہائے میں تو برباد ہو گیا